بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

مصباح

یکم مارچ سنہ ۱۹۳۱ء — ۱۰ شوال سنہ ۱۳۴۹ھ

چندہ سالانہ ۲ روپیہ

نمبر ۶ — جلد ۵

ایڈیٹر محمد قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

نبیشار کی حقیقت ۳ / ۹

چند مفید احادیث ۹ / ۱۰

ٹمکلا ص ۱۱

مباہان بدرہ عبادت الٰہی ۱۲ / ۱۴

رپورٹ لجنہ و شادیوں کے عجیب و غریب ڈھنگ ۱۵ / ۱۸

حل معمہ جات ص ۱۹

چوہدری محمد شاہ نواز خاں صاحب۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس

محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ۔ قادیان

محترمہ لئیقہ بیگم صاحبہ کلکتہ

محترمہ مبارکہ محمودہ۔ قادیان

KHILAFAT LIBRARY

الوداع والفراق

الوداع اے قادیان دارالاماں
الوداع اے مرکزِ حسن وکمال
الوداع اے باعثِ تسکینِ دل
الوداع اے حاملِ سرِّ اِلٰہ
الوداع اے زینتِ شرعِ مبیں
مایۂ تقدیسِ دنیا الوداع
تُو منوّر رہتی دنیا تک رہے
مصلح موعود کل نبیوں کا چاند
صحت و اقبال روز افزوں ملے
الوداع اے پیاری لجنہ تجھ کو بھی
حق تعالیٰ کی ملے نصرت تجھے
الوداع والفراق اے ممبرات
یاد رکھنا دور افتادہ کو بھی
الوداع اے الوداع! بزمِ عزیز

الوداع اے مرکزِ اسلامیاں
الوداع اے وہ کہ ہے جنت نشاں
رخصت اے روحِ روانِ مومناں
الوداع اے منبعِ امن وأماں
الوداع اے دینِ حق کے پاسباں
الوداع اے ابرِ رحمت کے نشاں
اور تری بڑھتی رہے یہ عزّ وشاں
ہو ہمارے سر پہ ہر دم ضَو فشاں
عمر پائے نوح کی یہ باغباں
تیرے جلسوں کے دل پر ہیں نشاں
اور دنیا میں رہے تُو کامراں
آگئیں فرقت کی گھڑیاں درمیاں
بارِ فرقت سے جو ہوگی نیم جاں
رخصت اب تجھ سے بھی اے دارالاماں

تیری دنیا پر ضیا پاشی مدام
از شمیم خستہ جاں بر تو سلام

ایڈیٹر:۔ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم واپس برہما جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو خیر وعافیت سے پہنچائے۔ ان ایام میں مصباح کو جو قلمی امداد محترمہ موصوفہ نے وقتاً فوقتاً پہنچائی خصوصاً حضرت امام کی تقریر جلسہ کے متعلق اسکے لئے بہت بہت شکریہ قبول ہو۔ قادیان سے آپکو جو محبت و اخلاص ہے وہ ان اشعار سے ظاہر ہے۔ خدا تعالیٰ سب مومنوں کو اپنے رسولؐ کے تخت گاہ کے ساتھ مخلصانہ وابستگی عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارادہ

"میرا ارادہ ہے کچھ اشتہار عورتوں کو مذہب اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے کے لئے شائع کئے جائیں اور ان اشتہاروں کا بوجھ سلسلہ کی عورتیں اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور ہر شہر کی احمدی مستورات ایسے اشتہارات منگوا کر پڑھی لکھی عورتوں میں تقسیم کریں تا عورتوں کے اندر جو دہریت وغیرہ کی رَو ہے اس کا مقابلہ کیا جائے۔" (خطبہ جمعہ)

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم مارچ ۱۹۳۱ء

نیند کی حقیقت

(ڈاکٹر چوہدری محمد شاہ نواز خان۔ ایم۔ بی۔ اے۔ ایس۔ یوگنڈا)

KHILAFAT LIBRARY

مصباح مجریہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء میں محترمہ بہن نظیر بیگم صاحبہ نے میری اہلیہ کو نیند کی ماہیت اور ضرورت پر میری امداد سے روشنی ڈالنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ مجھے اس ارشاد کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ اس استفسار میں بہنوں کے دل میں علمی مذاق پیدا ہونے کی سنہری جھلک دکھائی دیتی ہے۔ گو سرکاری کام کی زیادتی۔ نیز ہندوستان واپس آنے کے لئے بعض ابتدائی امور کی سرانجام دہی میں مصروفیت کی وجہ سے میں آجکل عدیم الفرصت ہوں۔ مگر میں نے ضروری سمجھا کہ اس دقیق مسئلہ پر اپنے قلم سے کچھ روشنی ڈالوں تا ایک علمی مذاق رکھنے والی معزز بہن کی دل شکنی نہ ہو۔

نیند کے متعلق میں پرانے نظریہ کے ساتھ متفق ہوں کہ یہ ایک طبعی ضرورت ہے۔ نئی روشنی کے محققین جو نیند کو محض عادت خیال کر کے اسے ترک کرنے کی فکر میں ہیں سراسر غلطی پر ہیں۔ کیونکہ طبعی تقاضا کو بغیر ضرر کے بدلا نہیں جا سکتا۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ نیند ایک حد تک عادت بھی ہے۔ چنانچہ کئی لوگ ضرورت سے زیادہ سوتے ہیں اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ نیند کی مقدار کو حالات کے ماتحت اگر کم بھی کر دیا جائے۔ تو کوئی ضرر جسم کو نہیں پہنچتا۔ پس حق ان دونو کے درمیان ہے۔ یعنی نیند طبعی ضرورت ہے۔ اور بہت حد تک عادت بھی۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ نیند بالکل نہ کرنا اور زیادہ سونا دونو مضر ہیں۔

ایڈیسن کے متعلق عزیزہ نے لکھا ہے کہ وہ کئی کئی دن نہیں سوتا۔ ممکن ہے یہ درست ہو۔ مگر واضح ہو کہ یہ استثنائی صورتیں ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کی حالت سے قاعدہ کلیہ نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کے علاوہ صرف ایک مُوجد ہے۔ اس کے دماغ میں ایجاد کا ایک خاص ملکہ ہے۔ جس کے لئے یکسوئی اور اجتماع توجہ کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے روزانہ مشق کی وجہ سے اس نے بہت حد تک نیند پر قابو پا لیا ہو۔ مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نیند کو کلی طور پر ترک کر دیا جا سکتا ہے۔ اس سے تو صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ نیند ضرورت کے مطابق کم و بیش بھی ہو سکتی ہے۔

پھر مسٹر ایڈیسن کا طریق ہمارے لئے اسوہ حسنہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ ایک مُوجد ہے اور کسی حالت میں بھی کامل انسان کہلانے کا مستحق نہیں۔ انسانیت کا کمال اس بات میں ہے کہ تمام ذہنی قوتیں یکساں ترقی یافتہ

ہوں۔ اور وہ انسان ہر شعبہ زندگی میں ہمارے لئے کامل نمونہ ہو اور ہادی کا کام دے سکے۔ محققوں اور موجدوں کا کمال اصل میں ان کے ذہنی نقص پر دلالت کرتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کا انجام عموماً اچھا نہیں ہوا کرتا۔ وہ مجنون یا مسلول ہو کر فوت ہوا کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کی حالت سے عام نتائج نکالنا غلطی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کامل انسان ہوتے ہیں۔ اس لئے انکا طریق ہی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاءؑ گو نیند کم کرتے ہیں۔ مگر کرتے ضرور ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ نیند ایک طبعی تقاضا ہے ؎

"بے خوابی" کے مریضوں کی حالت سے استدلال بھی درست نہیں۔ کیونکہ مریض ہے۔ اس کی حالت سے اخذ شدہ نتائج کا اطلاق تندرستوں پر کس طرح درست ہو سکتا ہے ؎

KHILAFAT LIBRARY

ہنگری کا ایک سپاہی جس کا ذکر بہن صاحبہ نے کیا ہے۔ اور جس نے طبی دنیا کو حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ اس کے متعلق بندہ کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ میں نے بڑی بڑی ضخیم طبی کتب کو پڑھا ہے اور اس مضمون کو پڑھ کر دوبارہ ان پر نظر دوڑائی۔ مگر مجھے کہیں بھی اس نادر الوجود سپاہی کا ذکر نہ ملا نہ ہی کبھی کسی میڈیکل جرنل میں ایسے عجوبہ سپاہی کا ذکر آیا ہے۔ جس سے میں اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوں۔ کہ اس سپاہی کے متعلق مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ اگر بہن صاحبہ نے کسی طبی کتاب یا طبی جرنل میں اس کا حال پڑھا ہے تو مجھ کو اس کا حوالہ دیں تا میرے علم میں بھی اضافہ ہو۔ لیکن اگر کسی ادبی رسالہ یا ولایتی اخبار میں انہوں نے یہ پڑھا ہے تو پھر اسکا اعتبار نہ کریں۔ کیونکہ اخبار والے گپیں اور مبالغہ آمیز بیانات بھی شائع کر دیا کرتے ہیں ؎

نئے نظریہ کے انسانوں کا خیال اور یہ تھیوری کہ ابتدا میں انسان نے درندوں کے خوف سے رات کا وقت تاریک غاروں میں گذارا۔ جس سے نیند اب طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔ اور اب جبکہ ہم نے اندھیرے پر قابو پا لیا ہے۔ نیند کر کے وقت ضائع کرنیکی ضرورت نہیں۔ یہ خیال میرے نزدیک قوتِ واہمہ کی بلند پروازی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا ؎

مطالعہ قدرت سے ہم کو اس تھیوری کا بودا پن ظاہر ہو جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام جاندار سوتے ہیں۔ نہ صرف انسان بلکہ حیوان اور پرند بھی رات کو آرام کرتے ہیں۔ اور اب تو نئی تحقیقات نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ نباتات بھی نیند کرتے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب جمادات (مادے کے ذرات) میں بھی نیند کا ثبوت مل جائیگا۔ مانا کہ انسان کو ابتدا میں درندوں کا خوف تھا اس لئے وہ نیند کا عادی ہو گیا۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ جن درندوں کا انسان کو خوف تھا۔ ان میں نیند کی عادت کیوں پیدا ہو گئی۔ پھر نباتات کو کس موذی چیز کا خوف ہے کہ وہ بھی ان ساعات آرام کرتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ نیند عادت نہیں بلکہ ایک طبعی ضرورت ہے۔ اور اس طبعی تقاضا کو دبانا یقیناً مضر ہوگا۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وجعلنا نومکم سباتاً کہ ہم نے تمہارے لئے نیند کو آرام ...... کا موجب بنایا ہے ؎

تمام جانداروں کو کام کے بعد آرام کی ضرورت ہے۔

کیونکہ کام کرنے میں جسم کی جو قوتیں خرچ ہو جاتی ہیں - وہ نیند کرنے سے بحال ہو جاتی ہیں - نیند کی حالت میں جسم کے فوت شدہ ذرات اور فضلات باہر نکالے جاتے ہیں اور ان کی جگہ تازے ذرات رکھدیئے جاتے ہیں - نہ صرف انسان اور حیوان سوتے ہیں بلکہ پودوں کو بھی اس کی ضرورت ہے - سورج مکھی کے پھول کو اکثر بہنوں نے دیکھا ہوگا - جب سورج چڑھتا ہے تو وہ اپنی پتّیاں کھول دیتا ہے - اور شام کے وقت ان کو بند کر دیتا ہے :

بے خوابی کا اثر جسم پر سخت مضر ہوتا ہے - جنون کا بہت بڑا سبب بے خوابی ہے - نیز بے خوابی جنون کی علامت ہی ہؤا کرتی ہے - بھوک سے بھی زیادہ نقصان دہ نیند کی کمی ہے - کُتّے کے کم سن بچّوں پر اس کا تجربہ کیا گیا تو معلوم ہؤا کہ وہ کھانے کے بغیر تین ہفتے تک زندہ رہ سکے مگر نیند کے بغیر وہ پانچ دن میں ہی ہلاک ہو گئے - ایک دفعہ ملک انگلستان کے ۳ نوجوانوں نے بے خوابی کے اثرات کا تجربہ کرنے کے لئے اپنے آپکو والنٹیر کیا تھا - وہ ۹۰ گھنٹے تک نہ سوئے آخر نیند نے باوجود انتہائی کوشش کے ان پر قابو پا لیا - بے خوابی کے بعض نتائج بہت عجیب ہیں - مثلاً وزن بڑھ جاتا ہے مگر درجۂ حرارت کم ہو جاتا ہے - نظر تیز ہو جاتی ہے - مگر باقی حواس کی حدّت کم ہو جاتی ہے :

نیند کی حالت میں جسم کی تمام رطوبتیں کم ہونی شروع ہو جاتی ہیں - یہی وجہ ہے کہ نیند کے غلبہ کے وقت انسان آنکھوں کو بار بار ملتا ہے - کیونکہ آنکھوں کی رطوبت (آنسو) جو آنکھ کے شفاف پردہ (کارنیا) کو مرطوب رکھتی ہے - وہ کم ہونی شروع ہو جاتی ہے - اور آنکھ کا ڈھیلا خشک ہو کر خراش پیدا کرتا ہے - نیند کی حالت میں قوّتِ سامعہ سب قوّتوں کے بعد ضائع ہوتی ہے اور سب سے پہلے عود کر آتی ہے صبح کو اُٹھنے سے قبل جبکہ جسم میں آنکھ کھولنے کی بھی طاقت نہیں ہوتی - کان بخوبی آواز سُن سکتے ہیں پہلے ۲ - ۳ گھنٹے نیند بہت گہری ہوتی ہے اسکے بعد ۴ - ۵ گھنٹے نیند ہلکی ہوتی ہے - اور انسان کو جگانا آسان ہوتا ہے :

نیند کے اسباب کے متعلق حکما کا خیال مختلف ہے - اور اس کے متعلق کئی تھیوریاں پیش کی جاتی ہیں - جن میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے :-

(۱) دن کے وقت کام کاج کی وجہ سے جسم میں بعض زہریلے (ایسڈ) مادّے پیدا ہو جاتے ہیں - جو سُستی اور کسل پیدا کر دیتے ہیں - عام طور پر یہ زہر اس حد تک جمع نہیں ہوتا کہ ہم پر بے اختیار نیند غالب آ جائے - بلکہ ہم اس بیہوشی کی حالت کے وارد ہونے سے قبل خود نیند لے آتے ہیں مثلاً بستر پر لیٹ کر - آنکھیں بند کر کے - کمرے میں تاریکی اور سکون کی حالت پیدا کر کے - اسکے خلاف دلیل یہ ہے کہ جب ہم سخت تھک جائیں تو نیند نہیں آتی چاہیئے تو یہ تھا کہ زیادہ تکان کے بعد ایسڈ مادوں کی زیادہ مقدار کی وجہ سے جلدی نیند آ جاتی - مگر واقعات اسکے بالکل برعکس ہیں :

(۲) دماغ میں خون کی کمی - دن بھر کی کوفت کی وجہ سے اعصاب کو تکان ہو جاتی ہے - اسلئے دماغ میں دوران خون سُست ہو جاتا ہے - اور نیند آنے لگتی ہے - عام طور پر ایسا نہیں ہوتا کہ رات کو بے اختیار ہم پر نیند کا

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

غلبہ ہو جائے بلکہ ہم معاون اسباب کی مدد سے نیند کی حالت پیدا کر لیتے ہیں۔ مثلاً اندھیرا - سکون - خاموشی - آنکھ بند کرنا - لیٹنا - خیالات کی رَو کو روکنا وغیرہ

اگر اعصاب کو تکان نہ ہو۔ مگر ہم معاون اسباب کی مدد سے خود نیند لے آئیں تو نیند عموماً ہلکی اور مقدار میں کم ہوتی ہے۔ مثلاً دوپہر کو کھانے کے بعد قیلولہ کرنا۔ جو ایک دو گھنٹوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔ مگر رات کے وقت جو اعصاب کی تکان کی وجہ سے نیند آتی ہے۔ وہ گہری اور لمبی ہوتی ہے۔ پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے جو غنودگی کی حالت طاری ہو جاتی ہے اس کی وجہ بھی دماغ میں عارضی طور پر خون کا کم ہو جانا ہے کیونکہ غذا کو ہضم کرنے کے لئے دَورانِ خون پیٹ کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے۔ مگر یہ ایک عارضی کیفیت ہوتی ہے اور نیند کا لانا یا روکنا ہماری مرضی ہوتا ہے۔ اگر تو سونے کی نیت ہو تو یہ غنودگی کی حالت نیند میں منتقل ہو جاتی ہے اور اگر سونے کا موقع نہ ہو۔ تو پھر مثلاً مطالعہ وغیرہ سے اس غنودگی کی حالت کو روکا جا سکتا ہے ؛

عملِ مسمریزم سے جو نیند معمول پر عامل وارد کرتا ہے وہ طبعی نیند سے زیادہ گہری اور مختلف ہوتی ہے۔ اس میں معمول اطراف (بازو - لات) میں خون بہت کم ہو جاتا ہے۔ جلد کی رنگت پیلی ہو جاتی۔ یہاں تک کہ سوئی چبھونے سے خون نہیں نکلتا۔ بعض کا خیال ہے کہ مسمریزم کی نیند کوئی الگ چیز نہیں بلکہ اجتماع توجہ سے نیند کی ابتدا کی جاتی ہے جو بعد میں منتقل ہو جاتی ہے ؛

نیند کے معاون اسباب بیان کیئے گئے ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی بھی قطعی اور ضروری شرط نیند کے لئے نہیں ہے۔ جب نیند کا غلبہ ہو۔ تو اکثر دفعہ سخت ناموافق حالات میں بھی نیند آ جاتی ہے۔ مگر اس میں مختلف طبائع کا بھی بہت حد تک دخل ہے۔ مثلاً اندھیرا ضروری شرط ہے مگر بعض لوگ ٹرین میں سوار تیز روشنی کی موجودگی میں سو رہے ہوتے ہیں۔ خاموشی اور سکون دوسری شرط ہے، مگر سفر میں بعض دفعہ سخت شور کی موجودگی میں بعض بلغمی طبع مریض سے خراٹے لے رہے ہوتے ہیں ؛

بستر پر آرام سے لیٹنا بھی نیند لانے کے لئے ضروری ہے مگر گیٹی ہیں جو سواری کی زین پر اونگھتے منزل طے کر رہے ہوتے ہیں ؛

نیند میں قوتِ واہمہ آزاد ہو جاتی ہے۔ رؤیا کا ایک سبب یہ بھی ہے۔ گہری نیند میں خوابیں نسبتاً کم آتی ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ان کا احساس قلبِ عامل کو نہیں ہوتا اور وہ بھول جاتی ہیں۔ ہلکی نیند میں خوابیں زیادہ آتی ہیں اور وہ یاد بھی رہتی ہیں ؛

نیند کی مقدار کے متعلق کوئی قاعدہ کلیہ نہیں بن سکتا کیونکہ اس کا انحصار - عمر - پیشہ اور مزاج پر ہے۔ عموماً بچوں کو بڑوں کی نسبت نیند کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ بوڑھوں کو زیادہ "آرام" کی ضرورت ہے۔ نہ کہ نیند کی۔ یعنی انکو زیادہ وقت سونے کی بجائے آرام کی حالت میں لیٹ کر گذارنا چاہیئے۔ دماغی کام کرنے والوں کو جسمانی کام کرنے والوں کی نسبت نیند کی زیادہ ضرورت ہے۔ مگر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ دماغی کام کرنے والے نیند کم بھی کر سکتے ہیں۔ یعنی ان کو نیند پر کنٹرول زیادہ ہوتا ہے۔ کمزور اور بیمار کو نیند کی ضرورت بہ نسبت توانا اور

تندرست کے زیادہ ہوتی ہے۔ عام طور پر نوجوانوں کو ۸ گھنٹے سونا چاہیئے ۔

LAFAT LIBRARY

سونے کا وقت کونسا ہے۔ اس کا جواب قدرتاً یہی ہوگا کہ رات ہی سونے کیلئے موزون ہے۔ مگر یہ محض رسمی بات نہیں ہے۔ کہ لوگ چونکہ دن کو کام کرتے ہیں اس لئے رات کو سوتے ہیں۔ اگر وہ رات کو کام کرنے لگ جائیں۔ تو قدرتاً دن کو سوئینگے۔ بلکہ قدرت نے خود ہمارے کام اور آرام کی اس طرح تقسیم کی ہے کہ ہم دن کو کام کریں اور رات کو نیند اور آرام کریں۔ قرآن کریم میں آتا ہے وجعلنا نومکم سباتاً۔ وجعلنا الیل لباساً وجعلنا النہار معاشاً۔ (النساء رکوع اوّل) پس اس قانونِ طبعی کی خلاف ورزی کا نتیجہ جسم اور اعصاب دونو کے لئے مضر ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ایسے لوگ جن کو مجبوراً رات کو کام کرنا اور دن کو سونا پڑتا ہے (مثلاً پہرہ دار اور سنیما اور تھیئٹر میں کام کرنے والی لڑکیاں) ان کی صحت درست نہیں رہتی ۔

نیند جسم کے 'تحلیل' کے عمل میں رکاوٹ پیدا کرتی اور جسم کی 'قوّت جاذبہ' کو بڑھاتی ہے۔ چنانچہ زیادہ سونا صحت کے لئے مضر ہوتا ہے۔ کیونکہ لمبی نیند جسم کے اندر زہریلے بخارات جذب ہونے کے لئے موافق حالات پیدا کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ سونے سے بجائے جسم کو فرحت اور قوّت حاصل ہونے کے کسل اور سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نیند کے متعلق بہترین طریق یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نیند کی جائے۔ یعنی چند گھنٹے سو کر پھر کام کیا جائے۔

اور کام کے بعد پھر تھوڑا آرام کر لیا جائے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا طریق مبارک نیند کے متعلق بھی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ حضورؐ رات کو جلدی سو جاتے۔ اور آدھی رات کے قریب بیدار ہو کر نماز تہجّد ادا فرماتے۔ اور طلوع آفتاب کے بعد پھر تھوڑی نیند فرما لیتے۔ ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی طریق تھا۔ طلوعِ آفتاب کے بعد ہلکی نیند کو حضورؑ "تُوری ٹھونکنا" فرمایا کرتے تھے ۔

بعض لوگوں کا یہ اصول ہے کہ دیر سے سوئیں اور دیر سے صبح کو جاگیں۔ مگر یہ طریق نہ صرف مضرّ بلکہ غیر طبعی بھی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام حیوان اور پرند صبح کو بہت سویرے جاگ اٹھتے ہیں۔ ہر مسلمان کو نماز فجر طلوعِ آفتاب سے بہت قبل ادا کرنے کے لئے سویرے اُٹھنا پڑتا ہے اور یہ طریق نہ صرف قدرتی ہے بلکہ ان کی رُوح اور جسم کے لئے بھی مفید ہے ۔

چت لیٹنا مضرّ ہے۔ اس سے حرام مغز (نخاع) میں خون کا دورہ تیز ہو کر لڑکوں میں بعض مخصوص نتائج رُونما ہو جاتے ہیں۔ مُنہ کے بل لیٹنا غیر طبعی طریق ہے۔ بائیں کروٹ زیادہ دیر تک سونا بھی مضر ہے، اس سے قلب پر بوجھ پڑ کر دماغ کے دورانِ خون میں رُکاوٹ ہو جاتی ہے۔ جس سے ڈراؤنی خوابیں اور بھوت چڑیل رات کو نظر آتے ہیں۔ بعض کمزور اعصاب والے تو نیند کی حالت میں بھاگنا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ دائیں کروٹ لیٹنا سونے کا طبعی اور سائنٹیفک طریق ہے۔ ہمارے آقا حضرت رسول کریم صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم نے بھی دائیں کروٹ سونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جس کے فوائد اور حکمتیں موجودہ علوم جدیدہ ظاہر کر رہے ہیں۔ دائیں بازو سونے میں نہ صرف قلب پر بوجھ نہیں پڑتا بلکہ غذا کے ہضم ہونے میں بھی مدد ملتی ہے۔

سوتے وقت سر کو شمال کی جانب کر کے لیٹنا چاہیئے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ کرۂ زمین کی مقناطیسی لہریں شمال سے جنوب کی سمت چلتی ہیں ان کا ہمارے اعصاب کے ساتھ کچھ مخفی تعلق ہے۔ اس لئے سوتے وقت (خصوصاً بچوں میں جن کا دماغ کمزور ہوتا ہے) ان لہروں کی مخالف سمت میں سر نہیں کرنا چاہیئے ؛

نیند کے متعلق ایک اور مفید علمی بات یاد رکھنے اور عمل میں لانے کے قابل یہ ہے کہ علم النفس کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو خیال قلب میں سونے سے قبل موجود ہو وہی ساری رات قلب غیر عامل میں محفوظ رہتا اور غیر محسوس طور پر ہمارے خیالات اور اعمال کو ڈھالتا رہتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اکثر دفعہ دیکھا گیا ہے کہ جو بچہ رات کو روتا روتا سو جائے وہ نیند میں بھی چلاتا اور صبح کو رو کر ہی اٹھتا ہے۔ پھر جو بچہ سونے سے قبل ماں کا دودھ چوس رہا ہو۔ وہ نیند میں بھی ہونٹ ہلاتا رہتا ہے۔ پس یہ ضروری ہے کہ سونے سے قبل قلب میں پاکیزہ۔ اخلاقی اور روحانی خیالات کی رو پیدا کی جائے تا رات کو ان مفید لہروں سے فائدہ اٹھایا جا سکے ؛

پیارے آقا (فداہ روحی) حضرت رسول کریم صلعم نے اس معاملہ میں بھی ہم کو غیروں کا دست نگر اور محروم منت ہونے سے بچا لیا۔ اور بہت قبل اس کے کہ ان مفید مقناطیسی لہروں کے وجود اور فوائد کا علم دنیا کو ہوتا حضور نے کمال شفقت سے ارشاد فرمایا کہ لوگ سونے سے قبل آیت الکرسی سورہ اخلاص اور معوذتین تلاوت کر کے ان کے مطالب پر غور کیا کریں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ صفات کا ذکر ہے جن کا عامل کے قلب پر گہرا اثر ہوتا ہے نیز ان میں تمام گندے خیالات موذی اشیاء اور شیطانی وساوس سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی گئی ہے۔ اس سنت پر اگر کما حقہٗ عمل کیا جائے۔ تو اس سے بچوں میں بہت اعلیٰ اخلاقی قوت پیدا ہو سکتی ہے ؛

شام کے کھانے کے بعد جلدی نہیں سو جانا چاہیئے پرانے بزرگوں کی نصیحت بھی ہے کہ شام کے کھانے کے بعد چہل قدمی کرو۔ یہ نصیحت نئی روشنی والوں کے لئے بھی قابل عمل ہے۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ عشاء کی نماز ذرا دیر سے اور با جماعت مسجد میں جا کر ادا کریں۔ یہ حکم ان کی روحانی اور جسمانی صحت کے لئے مفید ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

'بے خوابی' جنون کا بہت بڑا سبب اور علامت ہوا کرتی ہے۔ پس یہ ضروری ہے کہ رات کو پوری طرح نیند کر لی جائے۔ بے خوابی کو دور کرنے کا ایک طریق سونے سے قبل اجتماع توجہ اور پراگندہ خیالات کی رو کو بند کرنا ہے۔ ان خیالات کو روکنے اور اس طرح نیند جلد لانے والے مختلف اسباب یہ ہیں۔ سونے سے قبل وضو۔ گرم غسل۔ گرم دودھ۔ پاکیزہ امور اور

صفات الٰہی پر غور کرنا - وغیرہ ÷

مسلمانوں کو نماز عشاء کے لئے وضو تو کرنا پڑتا ہی ہے۔ مگر اسکے علاوہ ان کو نماز عشاء کے بعد کسی سے کلام کرنا بھی منع ہے - اس میں بھی کئی حکمتیں ہیں - اول تو گپوں میں وقت ضائع نہیں ہوتا اور صبح کو آنکھ جلدی کھل جاتی ہے - دوسرے قلب میں پاکیزہ خیالات کی جو کہ نماز میں پیدا ہو گئی تھی - وہ منتشر نہیں ہوتی - اور انسان نیند میں ان سے پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے - تیسرے اجتماع توجہ کی وجہ سے نیند بھی جلد آجاتی ہے -

اللہ تعالیٰ میری معزز بہنوں کو اس مضمون سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے - آمین ÷ والسلام

خاکسار خادم محمد شاہ نواز خاں

درخواست دُعا

انشاءاللہ ۶ مارچ کو بمبئی سے جہاز پر روانگی ہے

دردمند بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بحری سفر بخیر و عافیت ختم کرنے کی توفیق دے - عاجز بمع اہل و عیال رخصت پر ہندوستان واپس آرہا ہے ÷ خاکسار خادم محمد شاہ نواز خاں

چند مفید احادیث

چند احادیث مصباحی بہنوں کے مطالعہ کے لئے تحریر کرتی ہوں - امید ہے کہ وہ ان سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گی - انشاءاللہ تعالیٰ

۱ - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں جن سے بہتر کوئی شے نہیں - (۱) ایمان باللہ (۲) اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچانا - اور دو خصلتیں ہیں جن سے بدتر کوئی شے نہیں (۱) خدا سے شرک کرنا - اور (۲) مسلمانوں کو دکھ پہنچانا ÷

۲ - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - دو کلمے زبان پر بہت ہلکے ہیں - مگر میزان میں بہت بھاری - اور خدائے رحمٰن کو بہت پیارے ہیں - اور وہ یہ ہیں - (۱) سبحان اللہ و بحمدہ (۲) سبحان اللہ العظیم ÷

۳ - ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا - کہ دو آنکھیں ہیں جنہیں جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی - ایک وہ آنکھ جو خوف الٰہی اور عظمت خدائی سے رو پڑی - اور دوسری وہ آنکھ جس نے جاگتے ہوئے اور خدا کی راہ میں قوم کی نگہبانی کرتے ہوئے رات گزار دی ÷

KHILAFAT LIBRARY

۴ - ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا - دو قطروں اور دو نشانوں سے بڑھ کر خدائے بزرگ کو کوئی چیز محبوب نہیں ہے ایک قطرہ آنسو کا جو خوفِ خدا سے گرا - اور دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ کی راہ میں گرایا گیا اور دو نشانوں میں سے ایک نشان اللہ کی راہ میں چلنے یعنی جہاد کا اور دوسرے خدا کے فرائض (مثلاً نماز روزہ وغیرہ) میں جانے کا نشان ÷

۵ - ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا۔ دو شخصوں کے سوا اور کسی شخص کی حالت قابل رشک نہیں۔ ایک وہ شخص کہ جسے خدا تعالیٰ نے بہت کچھ مال عطا فرمایا اور پھر اسے توفیق دی کہ وہ اسے نیک کاموں میں خرچ کرے۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت عطا فرمائی۔ پس وہ اسکے ذریعہ سے لوگوں میں فیصلہ کرتا اور انہیں علم سکھاتا ہے (بخاری)

۶ - رسول کریم صلعم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ اسلام کی بہترین بات کیا ہے۔ آپؐ نے جواب میں دو باتیں بیان فرمائیں۔ فرمایا اوّل یہ کہ تو کھانا کھلائے یعنی بھوکوں مسکینوں وغیرہ کو اسی طرح دوستوں اور مہمانوں کو۔ دوسرے یہ کہ ہر شخص کو خواہ وہ تیرا واقف ہو یا ناواقف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے ٭

۷ - ابو شریح سے روایت ہے کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا اے خدا تو گواہ رہ۔ کہ میں لوگوں کو بتا چکا ہوں اور انکو اچھی طرح ڈرا چکا ہوں کہ دو کمزور یعنی یتیم اور عورت کے حقوق کو ضائع کرنا سخت گناہ ہے ٭

(بخاری شریف)

۸ - رسول کریم صلعم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو کوئی مسلمان انہیں اختیار کریگا۔ ضرور جنّت میں داخل ہوگا۔ اوّل ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار تسبیح و تحمید کرے اور چونتیس ۳۴ بار تکبیر کہے۔ دوسرے یہ کہ سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی دس بار تسبیح کرے اور دس بار تحمید اور دس بار ہی تکبیر ٭

۹ - رسول کریم صلعم سے کسی نے پوچھا کہ کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے آپ نے فرمایا اخیر رات کے جوف میں اور دوسرے فرض نمازوں کے بعد ٭

۱۰ - رسول کریم صلعم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے ٭

۱۱ - رسول کریم صلعم نے فرمایا دو خصلتیں مومن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں بخل اور بدخلقی (ترمذی)

۱۲ - رسول کریم صلعم نے فرمایا حیا اور کم گفتگو کرنا یہ دونو ایمان کی شاخیں ہیں بے حیائی اور بیہودہ بک بک کرنا یہ دونو نفاق کے شعبے ہیں (ترمذی)

۱۳ - رسول کریم صلعم نے فرمایا لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ یعنی وہ شخص جو امانت میں خیانت کرے درحقیقت مومن نہیں اسی طرح جو شخص اپنے عہد کا ایفاء نہیں کرتا وہ دین کے راستہ پر نہیں ٭

۱۴ - رسول کریم صلعم نے فرمایا علیکم بمجالس[1] العلماء و استماع کلام الحکماء یعنی علماء کے پاس بیٹھا کرو اور حکماء کا کلام سنا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو حکمت سے مردہ دلوں کو ویسے ہی زندہ کرتا ہے جیسے بارش کے پانی سے مردہ زمین کو ٭

۱۵ - رسول کریم صلعم نے فرمایا۔ کہ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا۔ اس کا دوزخ میں جانا ایسا ہی محال ہے جیسا دودھ کا پستانوں میں جانا اور اللہ تعالیٰ کے راستہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے ٭

الراقمہ۔ امۃ اللہ بیگم احمدی بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول۔ قادیان

[1] مضمون نگار صاحبہ اس کا حوالہ دیں ٭ ایڈیٹر

ٹکسلا

ٹکسلا لاہور سے ۱۸۰ میل کے فاصلہ پر جانب شمال و مغرب واقع ہے۔ اس کے کھنڈرات تقریباً ۲۵ مربع میل میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ ۲ ہزار سال قبل مسیح۔ یعنی آج سے قریباً ۴ ہزار برس پہلے آباد تھا۔ یہاں قدیم زمانہ میں ایک عظیم الشان مشہور علمی درسگاہ تھی جس میں بہت دُور دُور سے یعنی غیر ممالک سے لوگ حصول علم کے لئے آتے تھے۔ پانچ سو سال قبل مسیح یہ درسگاہ بحیثیت علوم و فنون بہت شہرت رکھتی تھی۔ ۳۲۶ یا ۳۲۷ سال قبل مسیح اس پر سکندر اعظم کا حملہ ہُوا تھا اس شہر کے کھنڈرات میں ایک عمارت جولیاں کے نام سے مشہور ہے جس کے ایک کمرہ میں مہاتما بُدھ کا ایک بُت رکھا ہے اور بھی کئی چھوٹے بُت رکھے ہیں یہ سب فن بُت تراشی کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ اور دیواروں پر چھوٹی چھوٹی سینکڑوں کی تعداد میں تصویریں بنی ہیں جو تپسیا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور بعض جگہ بڑے بڑے مرتبان نکلے ہیں جن میں سکّے ملے ہیں۔ عمارت کے کسی حصّہ میں ایک صحن بنا ہُوا ہے۔ جس میں ایک تالاب ہے جو غالباً اشنان کرنے کے لئے بنایا گیا ہوگا۔

اس شہر کے کھنڈرات سے جو بُت برآمد ہوئے ہیں خصوصاً (بُدھ کا بُت) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے باشندوں کا مذہب بُدھ تھا۔

اور وہ نقش اور تصویریں جو عبادت کرتے ہوئے رشیوں کی دیواروں پر بنائی گئی ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بُدھ مذہب رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ سب بُدھ کے بتائے ہوئے طریقے پر عبادت کرتے ہوئے بنائے گئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ایک مقام پر پہاڑی کے اوپر ایک چبوترہ بنا ہے۔ یہ تقریباً چالیس پینتالیس فٹ اونچا چبوترہ ہے یہاں بہت بڑے بڑے بلند قد کے بُت بنے ہوئے ہیں۔ انقلاب زمانہ سے ان کے آدھے جسم بمشکل قائم ہیں اور باقی سب گر کر برابر ہو گئے ہیں۔ ان ٹوٹے ہوئے بُتوں کے صرف پاؤں کی لمبائی ۳ فٹ ہے۔ پاؤں کی اونچائی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کسقدر بڑا بنایا گیا ہوگا۔

ایک مندر ہے جس میں ایک مقام پر فوارہ نما کوئی چیز بنی ہے۔ جو کنول کے پھول سے مشابہ ہے۔ اس مندر میں ایک صحن بھی ہے جس کے چاروں طرف عبادت کیلئے بڑے بڑے خانے بنے ہیں۔ اور ان میں بُت بھی رکھے ہوئے ہیں اور اکثر بُت برہنہ ہیں۔ اور کئی کمرے ہیں۔ جن میں مورتیں رکھی ہیں۔ اور دوسری جگہوں پر بھی مورتیں ملی ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک جگہ پر ایک تالاب ہے۔ اور بھی کئی گڑھے ہیں۔ کھنڈرات میں سے چاندی کے پترے نکلے ہیں جن پر کچھ تحریر بھی لکھی ہے۔ روزمرہ کے استعمال کے برتن بھی جو مٹی اور تانبے کے بنے ہیں۔ اور سونے اور قیمتی پتھر کے چھوٹے چھوٹے زیورات ان کھنڈرات سے نکلے ہیں۔ جو وہیں کے عجائب خانہ میں رکھے ہیں۔ یہ عجائب خانہ گورنمنٹ نے ٹکسلا ہی میں بنایا ہے۔ تاکہ جو جو سامان اور عجائبات کھنڈرات سے نکلیں

میدان بدر اور عبادت الٰہی

جب فوجیں دونو طرف سے برسرِ پیکار ہوئیں - اور تیروں اور تلواروں کی چمک سے آنکھیں خیرہ - اس وقت جبکہ دنیاوی زندگانی کا سلسلہ منٹوں میں کٹ رہا تھا جبکہ انصار و مہاجرین رسولِ خدا کی اطاعت اور ثواب شہادت سے فیضیاب ہونے کے لئے اپنی جانوں کو قربان کر رہے ہوتے تھے - جس وقت کہ ہزاروں کفّار و مشرکین کے مقابلہ میں صحابہؓ کی تعداد سینکڑوں بھی نہ ہوئی تھی - میدانِ جنگ گرم اور خون سے لالہ زار نظر آتا تھا - کفّار کے لشکر میں بڑے بڑے نامی بہادر تھے - جن کو اپنے قوّتِ بازو پر کامل اعتماد و بھروسہ تھا - اور وہ دل میں اس خیال کو پنہاں کئے ہوئے تھے - کہ آج ہم بانیٔ اسلام اور اس کے جان نثاروں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینگے - وہ خدا کے نام کو مٹانے کے لئے تلواریں بلند کرتے تھے - اور مدد کے لئے بتوں کو پکارتے اور ان کے ناموں کے نعرے لگاتے تھے - اور اپنی تعداد پر نازاں اور فتح کے خواب کے پورا ہونے کے منتظر تھے - مگر اس کے برعکس ۱۰۰۰ کے مقابلہ میں صرف ۳۰۰ سو بندگانِ خدا تھے - جن کے پاس سواری تک نہ تھی - اور نہ سامانِ رسد مہیّا تھا - مگر ہمارے اسلامی جرنیل کو صرف قوّت خدا اور نصرت غیبی پر بھروسہ تھا - وہ اپنی مدد کے لئے آسمان سے فرشتوں کو نازل ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے - اور خدا پرستوں کے دل نورِ ایمان سے بھرے ہوئے تھے - ان کی تلواریں خدا کے نام کے لئے بلند ہوتیں اور مشرکین کے سروں کو کاٹ کر پار نکل جاتی تھیں وہ جو درگاہ ایزدی کے سوا کسی کے آستانہ پر نہیں جھکا تھا - سر بسجود ہوا - اور روتے ہوئے خدا کو پکارا - کہ اے آقا کمزور ہستیوں کی مدد کر - اور وعدہ نُصرت کو پورا فرما - اگر یہ چند نفوس جو تیرے نام کے پرستار ہیں - آج دنیا سے مٹ گئے - تو تو قیامت تک نہ پوجا جائیگا - فرشتوں نے اس صدائے مقدس و التجائے خاص پر آمین کہی - اور خدا نے اسے شرف قبولیّت بخشا - اور درگاہ تعالیٰ سے فتح کی خوشخبری ملی - جس کو سُنکر نورِ ایمان اور تازہ ہو گئے - اور قوّتِ بازو دوچند ہو گئی - حضرت علیؓ دورانِ جنگ میں تین مرتبہ آئے - مگر دیکھا کہ سرورِ عالم نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ دُعا میں مشغول ہیں ؛

دشمنانِ اسلام نے حملہ کے وقت شدید طور پر حملہ کیا - اور ایک سکینڈ کی بھی مہلت نہ دی - اور حملہ کا وقت گذر گیا جبر آپ کو بہت رنج ہوا - اور جنگ کے خاتمہ پر سب سے پہلے با جماعت نماز ادا کی - اِس طرح سے ایک اور منظر غزوہ مصطلق میں نظر آتا ہے کہ دشمن سامنے پڑاو ڈالے پڑا ہے - اور غفلت کے منتظر ہیں - کہ دفعتہً نماز کا وقت آجاتا ہے - ہمارے پیشوا رسول خدا امام بنکر کھڑے ہوئے ہیں - تو فوج کا ایک حصّہ آن کر نماز کی صفیں قائم کرتا ہے - اور دوسرا دشمنانِ اسلام کے حملے کو روکنے کے لئے پوری طاقت کو صرف کر دیتا ہے - پہلی

جماعت پھر بتدریج فارغ ہو کر دشمنوں کے مقابلہ کے لئے جاتی ہے۔ یہ سب تبدیلیاں مقتدیوں کی صفوف میں ہو رہی ہیں۔ لیکن خود ہمارے آقا و مقدس سپہ سالار خون آشام تلواروں کے سایہ میں تمام خطرات سے بے پروا ہو کر مصروف جماعت ہیں۔ ادھر دشمن موقعہ کے منتظر ہیں کہ غافل پا کر حملہ کریں مگر جسم مبارک کو ذرا بھر جنبش نہیں ہوتی۔ اللہ کیا شان تھی۔ ان واقعات کو پڑھکر جان نثاران رسول کے ایمان کو دیکھ کر روح بیدار ہوتی ہے۔ نیز اس امر کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آنحضرتؐ نے خدا کے اس حکم قرآن کی کہاں تک تعمیل کی ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ خدا مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ جب کسی گروہ کے ساتھ تمہارا مقابلہ ہو جائے۔ تو تم خدا کو یاد کرو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ خالد بن ولید بحالت کفر بھی قریش کے ایک مشہور و معروف جرنیل تھے۔ مگر خدا نے خالد بن ولید کی تلوار خون آشام کو بیکار کر دیا۔ اسی خالد بن ولید نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی تلوار سے وہ داد مردانگی دکھائی کہ جس کا ایک عالم کو اعتراف ہے۔ اور اسے وہ بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوئیں۔ مگر یہ سب رسول خداؐ کی برکت اور اطاعت سے نصیب ہوا۔ کفار بتوں کے نام پر مرتے تھے۔ مگر اس کے برعکس صحابہؓ خدائے واحد کی عزت و حرمت اور بزرگی کے لئے تلوار بلند کرتے تھے۔ کفار کو اپنی جمعیت اور ساز و سامان پر فخر و غرور تھا۔ مگر ان عقل کے اندھوں کو کیا علم تھا۔ کہ رسول خداؐ کے لئے عناصر عالم آمادہ پیکار ہیں اور ملائکہ صف بصف آسمان سے مدد کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ اور نظام قدرت اپنے فضلوں کو ان پر نچھاور کر رہا ہے۔ اور اس کی رحمتیں ہمارے پیشوا کے لئے دائمی طور پر وقف ہو چکی ہیں۔ ان کا قول و فعل۔ زندگی اور موت سب خدائے واحد کے نام پر مٹنے کے لئے ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے شہر مکہ میں پیدا کیا اور وہیں حضورؐ کو بلوایا۔ ان بت پرستوں میں سے خدا نے ایک عظیم الشان خدا پرست پیدا کیا۔ اور ایک عالم کو اس مقدس ہستی کے ذریعے سے حیات ہدایت جاودانی دی۔

KHILAFAT LIBRARY

وہ صحابہؓ جو اسلام لانے سے قبل خدا کا نام لینا گوارا نہ کرتے تھے۔ وہ عرب جو خدا کے نام مقدس سے ناآشنا تھے۔ وہ توحید کے دشمن۔ رسول عربی کے مخالف۔ بتوں کی خدائی و بزرگی کے قائل۔ سنگدل۔ برائی کے پرستار۔ نیکی کے منکر۔ مگر جب ان کی ایمانی فضا بالکل تاریک ہو گئی۔ اور شب ظلمت نے ان کو ڈھانپ لیا۔ اور شرف انسانیت کے دائرہ سے بالکل خارج ہو گئے۔ تو خدا نے ان کی ہدایت کے لئے ان ہی میں سے ایک مقدس ہستی کو اتالیق بنا کر بھیجا۔ جس کی تعلیم کی بدولت قوم سنگدلی سے موم۔ جابر سے عادل اور بت پرستوں سے خدا پرست بن گئے۔ اور ان کا ایمان خدا پرستی۔ علم انصاف۔ بہادری۔ تہذیب و تمدن میں دیگر قوموں کے لئے ضرب المثل بن گیا۔ یہ تمام تبدیلیاں صرف ایک مقدس ہستی کی وجہ سے ظہور میں آئیں۔ آپ راتوں کو اتنی دیر تک نمازوں میں کھڑے ہوتے۔ کہ پائے مبارک پر ورم

آجاتا تھا صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کی خدمت میں عرض کرتے۔ کہ یا رسول اللہ کہ آپ اتنی تکلیف کیوں اُٹھاتے ہیں۔ خدا آپؐ کی مغفرت کر چکا ہے۔ مگر آنحضرت صلعم فرماتے تھے۔ کہ میں کیا خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ آپؐ کی عبادت و ریاضت سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ آپؐ کو خدا کے ساتھ کس قدر تعلق تھا۔ اور خدا کی رضا ان کو دنیا کی تمام چیزوں اور آرام جسمانی سے محبوب تر چیز تھی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے:۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ یعنی ایمان لانے والوں کو خدا سب سے پیارا ہوتا ہے۔ جنگل۔ میدان۔ گھر یا سفر و بیماری میں بھی آپ خدا کی عبادت کرتے تھے۔ خدا نے آپؐ کو میدان بدر میں جب کفار پر فاتح بنایا۔ تو اُن کی وہ قوت جن پر ان کو ناز و فخر تھا ٹوٹ گئی اور اور ان کے بڑے بڑے نامی جوان مارے گئے۔ اور بہت سے اسیر ہوئے۔ اور ادھر تین سو میں سے مہاجرین و انصار میں سے شہید ہونے والوں کی تعداد ۱۴ تھی۔ یہ یہ سب آپؐ ہی کے معجزے تھے۔ ورنہ دنیا میں یہ مثال کبھی دیکھنے اور سُننے میں نہیں آئی۔ کہ ۱۰۰۰ کے مقابلہ میں ۳۰۰ کامیاب ہوں۔ آپؐ کی زندگی کے حالات انسانی تاریخ کے لئے ایک بہترین درس ہیں۔ خدا اس روحانیت میں سے ہمیں بھی حصہ دے۔ جس میں آنحضرت صلعم کے صحابیوں۔ اور حضرت مسیح موعود ؑ کے صحابیوں کو بہرۂ وافی ملا۔ خدا ہمیں خدمت اسلام کی توفیق دے۔ اور ہمارے سوئے ہوئے جذبات قومی ہمدردی کے لئے بیدار ہوں۔ اور ہم مسیح موعود ؑ کے زمانہ کی صحابیات بنیں۔ اور شمع توحید لیکر دنیا کی وسیع فضا میں پھیل جائیں اور اُن مردہ رُوحوں کو پیغام حق سُنائیں جو اپنی غفلت کے لحافوں میں سوئے پڑے ہیں ؏

خاکسارہ مبارکہ محمودہ

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

ماہ فروری ۲/۳۱ کو اجلاس منعقد ہوا۔ سب بہنیں حاضر تھیں۔ غیر احمدی بہنیں بھی آئی تھیں۔ محترمہ پریذیڈنٹ اہلیہ مولوی محمد الدین صاحب عزیز و بیگم نے جلسہ کا افتتاح کیا۔ پھر محترمہ غلام حیدر صاحب انسپکٹر کی اہلیہ حاکم بی بی تلونڈی نے قرآن شریف پڑھا۔ اور ترجمہ سے سُنایا۔ پھر رقیہ نے مصباح کا مضمون پڑھکر سُنایا۔ پھر اقبال نے مصباح کا مضمون پڑھکر سُنایا۔ اور اجلاس ہمارا بخوبی ہوا۔ ہم بھی اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتی ہیں اور آپ بھی مہربانی فرما کر اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں کہ ہماری لجنہ بڑی اچھی طرح سے ترقی کرے آمین ثم آمین ؏

سیکرٹری اللہ رکھی گوجرانوالہ

توسیع اشاعت کا سوال

مصباح کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے خریدار بڑھیں۔ اکثر بہنوں نے تا حال چندہ سال گذشتہ و حال ادا نہیں کیا۔ مہربانی کرکے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں ورنہ وی پی کرنا پڑیگے۔ اخبار کو اچھی طرح چلانے کے لئے کم از کم چار سو خریدار مزید چاہئیں ؏

مینجر مصباح

قادیان

KHILAFAT LIBRARY

رپورٹ لجنہ اماءاللہ سیالکوٹ

• [illegible] صاحبہ •

احمدیہ گرلز سکول کے سالانہ جلسہ کا اشتہار سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماءاللہ کی طرف سے ہوا۔ جلسہ ہذا ۱۸ فروری ۱۹۳۱ء بروز اتوار زیر صدارت سیکرٹری لجنہ اماءاللہ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ جامع مسجد کبوترانوالی میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کاروائی گیارہ بجے تلاوت قرآن مجید اور نعت شریف سے شروع ہوئی۔

بعد ازاں محترمہ استانی نظیر بیگم صاحبہ نے اطاعت والدین پر اپنا مضمون پڑھا۔ اور قرآنی آیات پیش کر کے سمجھایا کہ انسان پر والدین کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔ بالخصوص حالت پیری میں ان سے حسن سلوک کی تاکید فرمائی۔ مثال کے طور پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ بیان کیا۔

پھر محترمہ استانی نور بیگم صاحبہ نے صبر پر اپنا مضمون پڑھا۔ جس میں بتایا کہ صبر ہی سے انسانی عزم و استقلال کی شان قائم ہے۔

بارہ بجے کے قریب محترمہ سیدہ رفعت صاحبہ استانی دینیات نے تقریر فرمائی۔ قرآنی آیات سے واضح کیا گیا کہ شیطان کی پیروی سے انسان کسقدر ذلت و خواری کی زندگی بسر کرتا اور انجام کار سخت عقوبت کا سزاوار ہو جاتا ہے۔ تقریر کے آخر پر حاضرات جلسہ کو اپنی بچیوں کو مغربی تاثرات سے بچانے اور مذہبی تعلیم دینے کی ترغیب دی گئی۔

بعدہٗ مڈل جماعت کی دو طالبات نے دلکش آواز میں نظم پڑھکر سنائی۔

تو پھر محترمہ سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ تقریر کے لئے سٹیج پر تشریف فرما ہوئیں۔ مگر بوجہ کمیٔ وقت صرف سورۃ مزمل اور درود شریف پر ہی اکتفا کیا گیا۔

ان کے بعد ایک بجنے پر محترمہ فضیلت صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماءاللہ نے شرف انسانی کے متعلق قرآنی آیات تلاوت فرما کر تقریر شروع کی۔ جس میں مؤثر طریق سے سمجھایا گیا کہ شرف انسانی کا اصل جوہر علوم الٰہیہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ اگر یہ سلسلہ انسان سے مفقود ہو جائے تو اس سے بڑھکر اسفل مقام کسی کا نہیں ہو سکتا۔ شرف انسانی کا کمال اسی میں ہے کہ وہ بذریعہ علوم انسانی غذائے روحانی حاصل کرنے کی فکر کرے کہ وہ اسی سے اشرف ہے۔ اور انسان بغیر علم دین اس منصب جلیلہ کو کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔ لہٰذا انسان کو اپنی پوری کوشش سے مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی دوران تقریر میں عورتوں پر واضح کیا گیا کہ بوجہ جہالت ہماری حالت دنیا کی بدترین مخلوق کے برابر ہے پس عورتوں کا فرض ہے کہ وہ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی علم دین سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے پوری کوشش اور توجہ سے کام لیں۔

اس کے بعد ہماری آٹھویں مڈل کی دو لڑکیوں فہمیدہ بیگم و امۃ المہدی میں احمدی و غیر احمدی کی حیثیت سے مناظرہ شروع ہوا۔ یہ طریق کچھ عرصہ سے احمدی بچیوں کو غیر مسلم و غیر احمدی لوگوں کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے سکھایا گیا۔

KHILAFAT LIBRARY

اگرچہ یہ پہلا ہی موقع تھا کہ ہماری احمدی بچیاں ایک بڑے مجمع کے سامنے آپس میں مخالفانہ اعتراض و جواب کریں۔ تاہم جرأت و خوبی کے ساتھ مناظرہ نباہا گیا۔

پھر دو بجکر بیس منٹ پر پرائمری کی تین طالبات نے یکے بعد دیگرے نماز و کلمات طیّبات کا تراجم سنا کر بہنوں کو محظوظ کیا۔ نہایت خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ ہماری دس دس سالہ احمدی بچیوں سیدہ امۃ السلام و سیدہ ثمینہ بیگم نے عیسائیت و اسلام کے متعلق واضح طور پر مناظرہ کر کے عیسائیت و اسلام میں حق و باطل کا بین فرق دکھایا۔ جس سے حاضرات جلسہ نے نہایت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بچیوں کو کچھ انعام بھی دیا۔

عیسائیت و اسلام پر مناظرہ سنکر ایک عیسائی خاتون نے صدر صاحبہ سے چند منٹ بولنے کی اجازت چاہی۔ اگرچہ قلت وقت مانع تھا۔ لیکن تالیف قلب کے خیال سے اجازت دیدی گئی۔ مذکورہ خاتون اُٹھی تو تھیں شاید کسی جوش کے ماتحت۔ مگر پھر چند نصائح پر ہی قانع رہ گئیں اور کوئی اعتراض وغیرہ نہیں کیا۔

اگرچہ ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ لیکن ابھی کچھ ضروری کارروائی باقی تھی اسلئے مجمع کو پاامن رہنے کی تاکید کرتے ہوئے ایک دوسرے سکول کی اُستانی صاحبہ محترمہ معراج بیگم نے نظم پڑھکر محظوظ کیا۔

پھر ساتویں مڈل کی چند لڑکیوں کے یکے بعد دیگرے احادیث سے اخذ کیئے ہوئے مضامین کی صورت میں لکھے ہوئے چھوٹے چھوٹے مضمون پڑھکر سنائے۔ جو صلہ رحمی - حقوق ہمسایہ - بھائی کی مدد اور قناعت پر لکھے تھے۔ ایک بچی نے حدیث شریف بیان کر کے بتایا کہ والدین پر لڑکیوں کے کیا کیا حقوق ہیں۔ اور کہ انکا ادا کرنے والا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا حقدار ہوگا۔

ڈھائی بجے کے قریب جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کی تقریر "قرآن مجید کو مہجور چھوڑ دینے کی وجہ سے جو جو مصائب مسلمانوں پر نازل ہوئے ہیں" ہوئی۔ آپنے بتایا کہ قرآن کریم انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے اور آپس میں اتحاد سکھانے آیا۔ مگر مسلمانوں کی روش اسکے برعکس ہے۔ لہذا اس روش کا خمیازہ کس کس ذلت و خواری کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔ کہ آج ذلیل سے ذلیل قومیں بھی ان کو بدترین قوم خیال کرتیں اور نیست و نابود کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اپنی ناگفتہ بہ حالت سے عبرت حاصل کر کے قرآن کریم کے حکموں پر چلنے کی کوشش کریں۔ تا ان کو دینی و دنیوی نعمتیں اور برکتیں حاصل ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور سرخروئی نصیب ہو۔

اسی طرح کچھ مختلف موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے اپنے مؤثر پند و نصائح سے ممنون و مشکور فرما کر دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست کیا۔

خاکسارہ سکینہ سیالکوٹ

KHILAFAT LIBRARY

آپ نے مصباح کی اشاعت بڑھانے کا فرض کس حد تک ادا کیا؟

شادیوں کے عجیب و غریب ڈھنگ

KHILAFAT LIBRARY

شادی یا نکاح کی رسم مذہبی بنا پر ایک انتہائی خاموش سنجیدہ اور مقدس تقریب سمجھی جاتی ہے۔ لیکن آزادی خیالات کی تحریک سے انسانی زندگی کا یہ شعبہ بھی غیر متأثر نہیں رہا۔ اور اب کثرت سے ایسی مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ جہاں شادی ایسے طریقہ پر رچائی گئی جو قدامت پسند اور پابند مذہب اشخاص کے نزدیک ایک خطرناک بدعت سے کم نہیں۔ عیسائی مذہب کے علمبردار صاحبان کی کمی نہیں جو ایسی تقاریب میں شریک ہونے کو تیار ہیں۔ اب یہ حالت ہے کہ دولہا اور دولہن کا بیاہ آسمان میں۔ سمندر کی تہ میں۔ بائیسکلوں پر۔ ریڈیو اور ٹیلیفون کے ذریعے۔ جیلخانہ کی کوٹھڑی میں۔ اور شیر کے پنجرے میں کیا جاتا ہے۔ امریکہ میں ابھی ایک شادی ہوئی ہے۔ تالاب کی تہ میں۔ مس کیتھرائن ولسن دولہن اور مسٹر جان گرک نے پہلے تمام بھلے لوگوں کا سا لباس پہنا۔ مس موصوفہ سیم بہا کے دلفریب فراک میں ملبوس تھیں۔ اور دولہا میاں نے حسب دستور لباس پہن رکھا تھا۔ جناب ریورنڈ شیپرڈ بھی سیاہ کوٹ پہنے ہاتھ میں انجیل مقدس لئے تشریف فرما تھے۔ احباب ہوٹل میں جمع ہو رہے تھے دیکھتے دیکھتے دولہن اور دولہا اور پادری صاحب نے غوطہ زنی کے سامان سے آراستہ ہونا شروع کیا۔ انہوں نے آہنی خود پہن لئے جن میں ہوا پمپ کے ذریعہ پہنچائی جاتی تھی اور فوراً ہوٹل کے وسیع تالاب میں اتر گئے۔ اور بتدریج غائب ہو گئے۔ ناظرین مارے ہنسی کے لوٹ رہے تھے۔ یہ تینوں اشخاص صاف شفاف پانی میں بحری جانوروں کی طرح نظر آتے تھے۔ اور سطح آب پر تینوں پمپوں میں سے پانی کے بلبلے اٹھ رہے تھے۔ آلۂ صوت سے یہ انتظام بھی کیا گیا تھا کہ رسم نکاح کے کلمات یار دوست بھی سن سکیں۔

ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ پادری صاحب کا لہجہ "مرغابی" تھا۔ جیسے کوئی شخص اپنے سر اور منہ کو خود سے ڈھانپ کر آواز نکالے۔ آخر لاؤڈ سپیکر سے نکاح کے آخری الفاظ سنائی دیئے۔ "اب تم خاوند اور بیوی ہو"۔

اس کے بعد پانی میں حرکت ہوئی۔ اور یہ لوگ باہر نکل آئے۔ میاں بیوی اور پادری صاحب نے غوطہ زنی کا سامان اتارا۔ ان کا فوٹو لیا گیا۔ پادری صاحب دائیں بازو کو پھیلا کر دعا دے رہے تھے۔ اور ان کے کپڑوں سے پانی ٹپ ٹپ زمین پر گر رہا تھا۔

اس شادی کا چرچا امریکن اخباروں میں اس شدومد کے ساتھ ہوا کہ ہوٹل مذکور سارے ملک میں مشہور ہو گیا۔

اسوقت تک متعدد شادیاں کارخانوں کی نہایت بلند چمنیوں کی ابر شگاف چوٹیوں پر منعقد ہو چکی ہیں دولہا دولہن ایک دُود کش کے سرے پر کھڑے ہیں۔ اور ان کے درمیان پادری صاحب غالباً عینک لگائے نکاح پڑھا رہے ہیں۔ اور نیچے ہزاروں لوگ تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ اور فوٹوگرافر اس رفیع الشان تقریب کی تصویریں اتارنے میں مصروف ہیں۔ اب تو یہ کیفیت ہے کہ شادی کی رسوم ہوائی جہازوں میں ادا کی جاتی ہیں۔ تاکہ پادری صاحب "آسمانی بادشاہت" کے قریب پہنچ کر ایک اہم مذہبی وظیفہ

اداکرسکیں۔ ان شادیوں میں سب سے قابل ذکر شادی وہ ہے جو نیویارک کے قریب "روزویلٹ فیلڈ" میں عمل میں آئی۔ یہاں ایک میدان میں لوگ جمع تھے۔ ایک طیارہ زمین سے اٹھا۔ اور جب وہ پندرہ ہزار فٹ کی بلندی پر پہنچا۔ تو وہاں پادری صاحب نے "نکاح" کی رسم ادا کی۔ اس کے بعد صاحب موصوف تو ہوائی جہاز کی سیر کرتے رہے۔ لیکن میاں بیوی نے اپنا اپنا "پیراشوٹ" یعنی نیچے اترنے والا غبارہ نکالا اور اس میں بیٹھ کر پرواز کرتے ہوئے آخر زمین پر صحیح سلامت پہنچ گئے۔

ریڈیو کے ذریعہ بہت سی شادیاں عمل میں آچکی ہیں۔ اس سلسلہ میں فلاڈلفیا کے زندہ دل جوڑے نے کمال کر دیا۔ یعنی پادری صاحب تو براڈکاسٹنگ سٹیشن میں کر دیئے گئے۔ اور دولھا اور دلہن اپنے دوستوں سمیت ایک موٹر لاری میں سوار ہو کر شہر کی گشت لگانے لگے۔ اس لاری پر آلہ ریڈیو نصب تھا۔ جب لاری چل رہی تھی تو عین مقررہ وقت پر پادری صاحب کی آواز سنائی دی۔ اور یہ سوال مرد سے کیا گیا کہ کیا تم اس عورت کو بیوی بنانا چاہتے ہو۔ اور پھر عورت سے پوچھا گیا کہ تمھیں یہ مرد بحیثیت خاوند منظور ہے۔ تو انہوں نے باری باری آلہ صوت میں ایجاب و قبول کا اظہار کیا۔ نکاح کی سادہ سنجیدہ اور مذہبی رسم میں عہد حاضر کی روح پھونک کر اسے زیادہ توجہ کش اور دلچسپ بنانے میں امریکہ تنہا نہیں۔ بلکہ مناکحتی جدت طرازیوں کے لئے فرانس اور جرمنی بھی کچھ کم نہیں برلن کا یہ دعوی برحق ہے کہ ہوائی جہاز اور ریڈیو کے توسل سے مرد اور عورت کا عقد سب سے پہلے وہیں ہوا۔ ٹاؤن ہال میں آلہ صوت کے سامنے رجسٹرار نے نکاح پڑھا اور دولہا دلہن نے آسمان سے ایجاب و قبول کا اظہار کیا۔

امریکن ریاست نیوجرسی میں ایک شادی شیر کے پنجرے میں قرار پائی دولھا کا ایک دوست سرکس کا مالک تھا۔ اس دوست نے پنجرے کے تین کونوں میں ایک شیر بٹھا دیا۔ اور چوتھے کونے میں پادری صاحب نے نکاح پڑھا۔ شیر حیران تھے کہ آخر کیا معاملہ ہے۔ اور دنیا بھی حیران ہے کہ آخر اس تمسخر کی کیا ضرورت تھی۔

اٹلانٹک سٹی سمندر کی تہ میں کوئی شادی عمل میں نہ آئی تھی ابتدا اٹلانٹک سٹی امریکن بندرگاہ نے یہ کسر پوری کر دی۔ لوگ سمندر کے کنارے پر جمع ہوئے اور عورت مرد اور پادری واٹر پروف لباس پہنکر غوطہ زن ہونے کو تھے کہ میونسپلٹی کے صدر نے آواز دی کہ ٹھیرو۔ مجھے بھی تیار ہو لینے دو۔ چنانچہ آپ بھی سوٹ پہنکر اس تقریب میں شامل ہوئے۔ جو سمندر کے فرش پر منعقد ہوئی۔

نیویارک میں ایک عجیب شادی کا چرچا جاری ہے۔ عام طور پر عیسائی لوگ جمعہ کے دن شادی نہیں کرتے اور ۱۳ کا ہندسہ منحوس سمجھتے ہیں۔ یہ خیال سراسر وہم پرستی ہے اور اسے دور کرنے کیلئے ریورنڈ طامس کو ایک اچھا موقع ہاتھ آیا۔ بندرگاہ نیویارک میں پرانی وضع کا ایک جہاز داخل ہوا۔ جو صرف مجرموں کی باربرداری کے لئے وقف تھا، دراصل یہ جہاز نمائش کی غرض سے لایا گیا تھا۔ پادری طامس نے ایک جوڑے کو ترغیب دی کہ وہ اپنی شادی کی رسم اسی جہاز پر ادا کرائیں۔ چنانچہ جمعہ کے دن مجرموں کے جہاز پر ۱۳ نمبر کی کالی کوٹھڑی میں ان کی شادی ہوئی۔

دلچسپ شادیوں کے سلسلہ میں پیرس دوسرے شہروں سے کم نہیں سمجھا جاتا۔ حال میں ایک شخص اپنی محبوبہ کو لباس عروسی پہنا کر اور پھولوں سے سجا کر اپنے بائیسکل کے ہینڈل بار پر بٹھائے گرجے میں داخل ہوا۔ اس کے بعد دولہا کے دوست اور دلہن کی سہیلیاں اور آخر میں خود پادری صاحب بھی بائیسکل پر وہاں آئے۔ اور شادی کے بعد اسی ترتیب سے رخصت ہوئے۔ اخباروں میں اس شادی کا حال چھپا۔ تو ایک اور زندہ دل شخص نے اس سے بھی زیادہ دلچسپ جدت کا ثبوت دیا۔ پیرس کے بازاروں میں ہاتھ چلانیوالی گاڑیاں کثرت سے ملتی ہیں۔ دکاندار اپنا سودا سلف ان پر بیچتے ہیں۔ شخص مذکور نے اسی قسم کا ایک چھکڑا کرایہ پر لیا۔ اور اپنی دلہن کو اس پر بٹھا کر گرجے میں لے گیا۔ اور اسے بیوی بنانے کے بعد اسی چھکڑے کو پیرس کے بازاروں میں فاتحانہ انداز سے کھینچتا ہوا لے گیا۔

واشنگٹن (امریکہ) میں ایک نکاح اس حالت میں پڑھا گیا کہ بحری طیارہ سطح آب پر ۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہا تھا دولھا اور دلہن کے درمیان پادری کھڑے تھے۔ سمندر کے کنارہ پر لوگوں نے دوربینوں سے دیکھا۔ کہ پادری صاحب کے لئے اپنا توازن قائم رکھنا سخت مشکل تھا خدا خدا کر کے انہوں نے رسم ادا کی اور اسی طرح دولھا کیلئے دلہن کو انگشتری پہنانا بھی آسان نہ تھا۔

ہالینڈ میں قانون اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ مرد اور عورت اپنے نمائندہ کے ذریعہ بھی شادی کر سکتے ہیں اور امریکن قانون کے مطابق ایک امریکن کی بیوی خواہ وہ کسی ملک سے ہو امریکن شہریت کے حقوق حاصل کر لیتی ہے۔ ان قوانین کی موجودگی میں بعض اوقات عجیب شادیاں عمل میں آتی ہیں۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ

شادی کی۔ اسکی یہ ادا دلہن کی سہیلیوں کو پسند نہ آئی۔ انہوں نے طعنہ دیا کہ کم از کم اس سے ایسی حرکت سرزد نہ ہونی چاہئے تھی۔ اسکا حق تھا کہ وہ پہلے زربفت اور ریشم کے بیشمار لباس سلوا کر انکا بل اپنے خاوند کے حوالے کرتی اور اسکے بعد مزدور کے کپڑے پہن لینا چنداں قابل اعتراض نہ ہوتا۔

دو۲ معموں کا حل

عزیزہ محترمہ خاتون اکرام صاحبہ امرتسر نے دو معمے حل کے لئے بھجوائے تھے جو یکم فروری کے مصباح میں درج ہوئے افسوس کہ مصباحی بہنوں نے ان میں متوقعہ دلچسپی نہ لی اور انعام سے بھی محروم رہیں۔ علمی باتوں کی طرف توجہ نہ کرنا افسوسناک ہے۔ صرف تین جواب موصول ہوئے ہیں۔

پہلے معمہ کا حل یہ ہے:۔ **حل معمہ نمبر (۱)** I راحت II حکمت III بیج IV بحر V بیرت VI نعمت VII ہار VIII راہب ؂

حل معمہ نمبر (۲)

معما نمبر اوّل کا حل حمیدہ بیگم بنت منشی محمد حسین صاحب کاتب قادیان (۲) اہلیہ محمد اعظم صاحب عزیز النساء بیگم حیدر آباد دکن (۳) سعیدہ اختر بنت شیخ عبد الغنی صاحب جھنگ مگھیانہ نے صحیح بھیجا ہے۔ دوسرا معما صرف محترمہ عزیز النساء بیگم صاحبہ (حیدر آباد دکن) نے صحیح حل کیا ہے۔ اس لئے انعام کی مستحقہ بھی صرف وہی ہیں۔ اور ان کی استدعا کے مطابق مصباح چھ ماہ کے لئے کسی غریب بہن کے نام مفت جاری ہو جائے گا ؂

(ایڈیٹر)

KHILAFAT LIBRARY

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
اخبار مصباح ۔ قادیان دارالامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

چھوٹی بچیوں کیلئے

اس تصویر میں ایک چھوٹی لڑکی مرغیوں کو دانہ ڈالتی ہوئی دکھائی گئی ہے۔ ہر قسم کے خوشنما پختہ رنگ دار دھاگے سے تیار ہو سکتی ہے۔

اکثر یورپ میں عورتیں اپنے بچوں کو خوش کرنے کے لئے نہایت شوق کے ساتھ ان کے فراک اور کرتے کے سامنے سینے پر کاڑھتی ہیں بچے ایسی تصویروں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔

خاکسار اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب

KHILAFAT LIBRARY